Muslims who believe in the Messiah,
Mirza Ghulam Ahmad Qadiani[as]

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط

القران الحکیم ۶۵:۱۲

Imam Zafar Sarwar with Lt. Governor Brad Owen at the Washington Sate Capital to start Senate session with prayer.

مکرم ظفر سرور مبلغ سلسلہ واشنگٹن سٹیٹ کے
ایوان حکومت کے اجلاس کو دعا سے شروع کروانے سے پہلے
لیفٹینینٹ گورنر بریڈ اوون کے ساتھ۔

Above: Bait-ul-Ahad Mosque, Marshall Islands.
Below and bottom left: Views of various outreach and educational activities held there.

اوپر: مسجد بیت الاحد مارشل آئیلینڈز۔
نیچے دائیں اور بائیں: مسجد مین منعقدہ تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی اجلاس۔

تیری عظمت کے کرشمے دیکھتا ہوں ہر گھڑی

کلام امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ 1908

تیری عظمت کے کرشمے دیکھتا ہوں ہر گھڑی — تیری قُدرت دیکھ کر دیکھا جہاں کو مُردہ وار

کام دکھلائے جو تُو نے میری نصرت کے لیے — پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے ہر زماں وہ کاروبار

کس طرح تُو نے سچائی کو مری ثابت کیا — مَیں ترے قرباں مری جاں تیرے کاموں پر نثار

ہے عجب اک خاصیت تیرے جمال و حُسن میں — جس نے اک چمکار سے مجھ کو کیا دیوانہ وار

اے مرے پیارے ضلالت میں پڑی ہے میری قوم — تیری قدرت سے نہیں کچھ دُور گر پائیں سُدھار

مجھ کو کافر کہتے ہیں مَیں بھی اُنہیں مومن کہوں — گر نہ ہو پرہیز کرنا جھوٹ سے دیں کا شعار

مجھ پہ اَے واعظ نظر کی یار نے تجھ پر نہ کی
حَیف اُس ایماں پہ جس سے کُفر بہتر لاکھ بار

روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک — میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

وہ خُدا جس نے نبیؐ کو تھا زرِ خالص دیا — زیورِ دیں کو بناتا ہے وہ اب مثلِ سُنار

وہ دکھاتا ہے کہ دِیں میں کچھ نہیں اکراہ و جبر — دیں تو خود کھینچے ہے دل مثلِ بُتِ سیمیں عذار

بس یہی ہے رمز جو اُس نے کیا منع از جہاد — تا اُٹھا دے دِیں کی رہ سے جو اٹھا تھا اِک غبار

تا دکھا دے مُنکروں کو دیں کی ذاتی خُوبیاں — جن سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دِیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار

(البقرۃ:۲۵۸)

فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ ۝

پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کرلے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

(700 احکامِ خداوندی صفحہ 81)

فہرست

نگران: ڈاکٹر احسان اللہ ظفر امیر جماعت احمدیہ، یوایس اے

ادارتی مشیر: محمد ظفر اللہ ہنجرا

معاون مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

لکھنے کا پتہ: publications@ahmadiyya.us

OR Editor Ahmadiyya Gazette 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905

اعلانات:

براہ کرم اپنے مضامین ٹائپ فرما کر بذریعہ ای میل بھیجیں۔ مضمون پر نام کے ساتھ شہر اور ریاست کا نام بھی لکھیں۔ ای میل میں اپنا فون نمبر درج فرمائیں تاکہ ضرورت پڑنے پر آپ سے رابطہ کیا جاسکے۔ آپ اپنے مضمون کے ساتھ اپنا مختصر تعارف اور مضمون سے متعلقہ تصویریں بھی بھیج سکتے ہیں۔ اصلاح یا مناسب کانٹ چھانٹ مدیران کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر آپ چھپنے سے پہلے اپنا مضمون دیکھنا چاہتے ہیں تو پہلے سے مطلع فرمائیں۔

مشورہ کے بارہ میں آیاتِ قرآنِ کریم

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ

پھر وہ نزدیک ہوا۔ پھر وہ نیچے اُتر آیا۔

پس وہ دو قوسوں کے وتر کی طرح ہو گیا یا اس سے بھی قریب تر۔ (۵۳[النجم]:۹۔۱۰)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ (۳[آل عمران]:۱۶۰)

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۚ وَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور اُن لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکّل کرتے ہیں۔

اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔

اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے

اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

اور وہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔ (۴۲[الشوریٰ]:۳۷۔۴۰)

مشورہ کے بارہ میں احادیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَارَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشْوَرَۃً لِاَصْحَابِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔

میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ترمذی کتاب الجہاد باب ماجاء فی المشورۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ بسا اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم یا آپؐ کی سنت سے علم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا:

"اِجْمَعُوْا لَہٗ الْعَابِدِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ وَاجْعَلُوْہُ بَیْنَکُمْ شُوْرٰی وَلَا تَقْضُوْا بِرَاْیٍ وَّاحِدٍ۔

یعنی اس غرض کیلئے میری امّت کے عبادت گزار بندوں کو جمع کر کے معاملہ ان کے سامنے پیش کرو اور فیصلہ کے لئے لفظ فردِ واحد کی رائے پر انحصار نہ کرو۔ (دُرّ منثور جلد ۶ صفحہ ۱۰ و اعلام الموقعین لابن قیم جلد ا صفحہ ۵۴)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ

لَا خِلَافَۃَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَۃٍ۔

کہ خلافت بغیر مشورہ کے نہیں۔ (کنزل العمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

دعائے استخارہ

نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو ہر اہم دینی و دنیوی کام سے پہلے اس کے بابرکت ہونے اور کامیابی کے لئے دعائے خیر کی تعلیم دی جسے صلوٰۃ الاستخارہ کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَااَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَااَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔

(ترمذی کتاب الدعوات و ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ)

اے اللہ! میں بھلائی چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تیری قدرت کے ساتھ تیری تقدیر خیر کا طلبگار ہوں۔ اور تیرا عظیم فضل تجھ سے ہی مانگتا ہوں کیونکہ تجھے سب طاقت ہے اور مجھے کوئی طاقت نہیں اور تو سب علم رکھتا ہے اور مجھے کوئی خبر نہیں بلکہ تُو تو غیب کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ معاملہ جو درپیش ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے واسطے مقدر فرمادے اور میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے مضر ہے تو تُو اسے مجھ سے دُور کر دے اور مجھے اُس سے دُور ہٹالے اور جہاں کہیں سے بھی ہو میرے لئے بھلائی مقدر کر دے اور پھر اس بارہ میں مجھے تسکین اور رضا عطا کر دے۔

تَوَکُّل: ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ

یہ خدا کی رحمت ہے کہ تُو ان پر نرم ہوا اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 498حاشیہ در حاشیہ نمبر3)

ایک شخص نے اپنی خانگی تکالیف کا ذکر کیا فرمایا پورے طور پر خدا پر تَوَکُّل یقین اور امید رکھو تو سب کچھ ہو جاوے گا اور ہمیں خطوط سے ہمیشہ یاد کراتے رہا کرو ہم دعا کریں گے۔(البدر جلد1 نمبر5-6 مورخہ 28 نومبر۔5 دسمبر1902ء صفحہ 37)

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ تَوَکُّل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے کہ یَا رَبِّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃِ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ مگر آپؐ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو نہ آنے دے۔ کیونکہ یاس تو کفّار کی صفت ہے۔(الحکم جلد7 نمبر10 مورخہ 17 مارچ۔1903ء صفحہ 3)

تَوَکُّل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ (اے) خدا توہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو اُن اسباب کو بھی برباد و تہ وبالا کرسکتے ہیں اُن کی دستبرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔(الحکم جلد7 نمبر11 مورخہ 24مارچ۔1903ء صفحہ 10)

تَوَکُّل ایک طرف سے توڑ اور ایک طرف جوڑ کا نام ہے۔(البدر جلد2 نمبر9 مورخہ 20 مارچ۔1903ء صفحہ 66)

جب انسان خدا پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے خدا پر بھروسہ اور ایمان اس کا ہوتا ہے جو اُسے ہر بات پر قادر جانتا ہے۔ (البدر جلد2 نمبر12 مورخہ 10 اپریل۔1903ء صفحہ 92)

اسلام کی خدمت جو شخص درویشی اور قناعت سے کرتا ہے وہ ایک معجزہ اور نشان ہو جاتا ہے جو جمعیت کے ساتھ کرتا ہے اس کا مزا نہیں آتا۔ کیونکہ تَوَکُّل علی اللہ کا پورا لطف نہیں رہتا اور جب تَوَکُّل پر کام کیا جاوے تو خدا مدد کرتا ہے۔ اور یہ باتیں روحانیت سے پیدا ہوتی ہیں جب روحانیت انسان کے اندر پیدا ہو تو وہ وضع بدل دیتا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح صحابہ کی وضع بدل دی یہ سارا کام اس کشش نے کیا جو صادق کے اندر ہوتی ہے یہ خیالات باطل ہیں کہ کئی لاکھ روپیہ ہو تو کام چلے خدا تعالیٰ پر توکل کرکے جب ایک کام شروع کیا جاوے اور اصل غرض اُس کے دین کی خدمت ہو تو وہ خود مددگار ہو جاتا ہے اور سارے سامان اور اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔(الحکم جلد7 نمبر23 مورخہ 24جون۔1903ء صفحہ 4)

اپنی تمام تر استعدادوں، قابلیتوں اور طاقتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی تلقین۔ مربیان سلسلہ اور عہدیداران کو نصائح

مربیان اور واقفین زندگی کا کام ہے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور تعلیم و تربیت کریں

ہم میں سے ہر ایک جہاں خود دین کے کام میں مستعد ہو وہاں دوسروں کو بھی چست کرنے کی بھرپور کوشش کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ وہ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جو انسان کی استعداد اور قابلیت سے باہر ہو۔ تو پھر ان پر عمل کی ذمہ داری انسان پر عائد ہوتی ہے، ہمیں اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ احکام الٰہی پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ عمل تمہاری استعدادوں کے مطابق ضروری ہے۔ فرمایا کہ انسانی استعداد اور طاقت کو دیکھیں تو ہر ایک کی دماغی حالت، جسمانی ساخت، اس کا علم اور ذہانت وغیرہ مختلف ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوریوں، اس کی حالت اور ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے احکام میں ایسی لچک رکھ دی ہے جس کے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ معیار بھی مقرر ہیں۔ پس جب ایسی لچک ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے احکام پر دیانتداری سے عمل کرو۔ پس یہ دین حق کی خوبصورت تعلیم ہے جو انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قویٰ کی برداشت اور حوصلے سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان سے اس کی استعدادوں، قابلیتوں اور طاقتوں کے مطابق اپنے احکام پر عمل کرنے کی توقع رکھی ہے۔ پس یقیناً ایک حقیقی مومن کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح انسانوں کی صلاحیتوں میں فرق ہوتا ہے۔ تمام انسان برابر نہیں ہو سکتے سو یہی حالت ایمان اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی بھی ہے۔ سب کے ایمان اور عمل کا معیار ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ پس ہر ایک کے عمل اور سمجھ کی استعداد کی جو حد ہے وہی اس کی نیکی کا معیار ہے۔ فرمایا یہ یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ کی نظر ہماری پاتال تک ہے، کسی بھی قسم کا بہانہ اپنی کم علمی یا کم عقلی یا استعدادوں کی کمی کا اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں چل سکتا اس لئے اپنی استعدادوں کے جائزے لیتے ہوئے اپنے ایمان اور عمل کو پرکھنا چاہئے۔ کم از کم جو معیار مقرر فرمایا وہ پانچ وقت کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ اسی طرح روزے اور زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ فرمایا کہ ہماری حالت ایسی ہے کہ ہم نماز بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا نہیں کرتے۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ جس طرح دنیاوی کاموں کیلئے کوشش ہوتی ہے، اس سے بڑھ کر دین کے کام کے لئے کوشش ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ لوگوں کی استعدادوں کو بڑھانے کے سلسلے میں ہمارے مربیان اور صاحب علم لوگوں کو اپنا اہم کردار ادا کرنا چاہئے، ان کی علمی استعدادوں کو بڑھانے کی کوشش کریں، لوگوں کی استعدادوں کو سہارا دے کر انہیں اوپر لائیں۔ یہ بات افراد جماعت کی انفرادی اور جماعتی ترقی کا بھی موجب ہوگی۔ فرمایا کہ مربیان اور واقفین زندگی کا کام ہے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں۔ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی پوری توجہ دیں۔ مربیان نے ایمان و ایقان میں اضافے کے طریق بھی انہیں سکھانے ہیں اور دنیا کو خیر کی طرف بلانے کے لئے نئے سے نئے راستے اور طریق بھی ایجاد کرنے ہیں۔ پس واقفین زندگی اور خاص طور پر مربیان پر افراد جماعت کی استعدادوں کے معیار بلند کرنے کی اہم ذمہ داری ہے۔ اسی طرح عہدیداران کا بھی فرض ہے کہ وہ جماعت کی علمی اور دینی ترقی کے معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کریں۔ سیکرٹری تربیت کے ساتھ ساری مجلس عاملہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے نمونے کے ساتھ دوسروں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں، انہیں خطبہ سننے، درس سننے اور دیگر جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کریں تا کہ ان کی دینی، علمی اور روحانی ترقی ہو اور پھر ان میں مذکور باتوں کی مستقل یاددہانی کرواتے رہنا عہدیداروں کا کام ہے۔ پس ذمہ دار لوگوں کا کام ہے کہ کمزوروں کا سہارا بنیں۔ انہیں مسلسل نمازوں کی طرف لانے کی سعی کرتے رہیں۔ یاددہانیاں بھی استعدادوں کو چمکا دیتی ہیں۔ پس ذرا سی کوشش سے سست لوگ اپنی غفلت دور کر سکتے ہیں۔ اگر اپنے قریبیوں اور ہمسایوں کو بیت الذکر میں لانے کے لئے مسلسل یاددہانی کرواتے رہیں گے تو بیوت الذکر کی حاضری بڑھ سکتی ہے۔ نیکیوں میں اپنے بھائیوں کو بھی شامل کریں جو کمزور ہیں انہیں کھینچ کر اوپر لائیں۔ کیونکہ نیکی کی طرف ترغیب دلانے والے کو نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک جہاں خود دین کے کام میں مستعد ہو وہاں دوسروں کو بھی چست کرنے کی کوشش کرے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ جنان العانی صاحبہ آف شام حال مقیم ترکی اور مکرمہ حبیبہ صاحبہ آف میکسیکو کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات ہمارے لئے نصیحت آموز اور ایمانوں کو تازگی بخشنے والے ہیں

قرآن کریم کو پاک دل ہو کر پڑھیں گے تو حقیقی فائدہ ہوگا

اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارے تقویٰ وطہارت، دعاؤں کی قبولیت اور تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 فروری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ ایمان افروز اور نصیحت آموز واقعات پیش فرمائے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھنے کے مثبت اور منفی اثرات جس سوچ کے ساتھ انسان پڑھتا ہے اسی طرح کے قائم ہوتے ہیں۔ محمد احسن امروہوی صاحب اور مولوی بشیر صاحب کے درمیان ایک مباحثہ سے متعلق واقعہ بیان فرمایا جس کے نتیجہ میں مخالف نے حضرت مسیح موعود کو مان لیا اور موید نے انکار کر دیا۔ جس پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ علم النفس کی رو سے ڈیبیٹس کرنا سخت مضر ہے اور بعض اوقات سخت نقصان کا موجب بن جاتا ہے۔ یہ ایسے باریک مسائل ہیں جن کو سمجھنے کے لئے ہر مدرس اہلیت نہیں رکھتا۔ اچھی بات میں سے بھی اگر تنقید سے اور اعتراض کی نظر سے مطلب نکالنے کی کوشش کریں تو وہ بھی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔ فرمایا کہ بہت سے لوگ حضرت مسیح موعود کی کتب کو سیاق وسباق سے ملائے بغیر محض اعتراض کرنے کی غرض سے پڑھتے ہیں۔ قرآن کریم مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے لیکن اعتراض کرنے والوں اور ظالموں کو خسارے میں ڈالتا ہے۔ پس چاہے خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہو، اس وقت تک فائدہ نہیں دیتا جب تک پاک دل ہو کر پڑھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

حضرت مصلح موعود نماز باجماعت کی اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود جب کسی وجہ سے نماز کے لئے بیت میں نہ جا سکتے تھے تو گھر میں ہی باجماعت کرا لیا کرتے تھے۔ پس اول تو دوستوں کو ہر جگہ جماعت کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنی چاہئے اور جس کو یہ موقع نہ ہو اسے چاہئے کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہی مل کر نماز باجماعت کرا لیا کرے۔ ہر جگہ دوستوں کو نماز باجماعت کا انتظام کرنا چاہئے۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ نماز کی خوبصورتی اس کو سنوار کر پڑھنے میں ہے۔ فرمایا کہ ہر بندہ دوسرے کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ افسر ماتحت کو اور ماتحت افسر کو۔ عہدیداران خاص طور پر اس سلسلہ میں نمونہ بنیں۔ پھر نئے اور پرانے احمدیوں سب کو اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود پر بنائے جانے والے مقدمات میں خدا تعالیٰ کی آپ کے ساتھ تائید ونصرت کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ کے پیروکاروں کی تعداد ہزاروں لاکھوں میں پہنچ گئی تھی۔ ہر قسم کے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہ سلسلہ پنجاب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جو لوگ دین کے ساتھ تمسخرانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں کیا لوگوں کی بیہودہ گوئی کو اللہ تعالیٰ یونہی جانے دے گا۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا میں بھی عبرت کا نشان بناتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا علاج ہاتھ یا بندوق سے نہیں کرنا بلکہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرنا چاہئے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو کہ دنیا اسے محسوس کرے۔ تمہاری حالت یہ ہو کہ تمہارے تقویٰ اور طہارت، تمہاری دعاؤں کی قبولیت اور تمہارے تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں۔ یاد رکھو کہ احمدیت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے ذریعے سے ہوگی۔ حضور انور نے حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے مضبوط ایمان اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے سلسلہ کے ساتھ اخلاص ووفا کا ذکر فرمایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود دن بھر کام کرتے لیکن روزانہ ایک دفعہ ضرور سیر کے لئے جاتے۔ حضور انور نے فرمایا آجکل کے بچوں اور نوجوانوں کو بھی کھلی ہوا میں کھیلنے کی طرف توجہ دلائی جائے اور فرمایا کہ ہمارے جامعات کے طلباء کو تو خاص طور پر کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ باہر کھیلنا لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو بہر حال سیر اور کھیلیں ہونی چاہئیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مومن کو ہر وقت کام میں مصروف رہنا چاہئے۔ ایک ہدف کو حاصل کر کے دوسرے ٹارگٹ کی تلاش کے لئے کمربستہ ہو جائے اور یہی انفرادی اور قومی ترقی کا نسخہ اور راز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کے حوالے سے انفرادی اور قومی نقائص کی نشاندہی اور ان کے تدارک کا پُرحکمت بیان

نظام جماعت کے تمام حصے منصوبہ بندی کر کے معاشرتی برائیوں پر قابو پانے کی جدوجہد کریں

ہر ایک جہاں اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں ہمیں بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے ان کا خاتمہ کرنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 فروری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے قومی نقائص اور کمزوریوں کے بارے میں ایک دفعہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں ان کمزوریوں کی وجوہات اور افراد جماعت کو ان کمزوریوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی تھی، اس مضمون کی آج بھی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ نقائص اور کمزوریاں، اسی طرح خوبیاں اور نیکیاں فردی طور پر بھی اور قومی طور پر بھی ہوتی ہیں۔ نیکی اور بدی یا نقص اور خوبی اپنے ماحول کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ نیکیوں اور برائیوں کے بڑھنے میں ماحول ایک لازمی جزو ہے۔ افراد کی بدیاں تو افراد کی کوشش سے ٹھیک ہو سکتی ہیں لیکن اگر پورے علاقے میں ماحول ہی خراب ہے تو اس ماحول کی وجہ سے وہاں رہنے والے تمام لوگ متاثر ہوں گے۔ پس افراد کی بدیاں تو ان کی تشخیص کر کے اور پھر ان کا علاج کر کے دور کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے لیکن قومی بدیوں کو دور کرنے کیلئے تمام قوم کو غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بحیثیت قوم وہ بدیوں کو دور کرنے کے لئے کھڑی نہ ہو اور کوشش نہ کرے تو بحیثیت قوم وہ بدیاں اور نقائص اس قوم میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ جب وہ قوم کو ہلاک کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں، ان کی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں پس قومی احساس اصلاح کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے حوالے سے اس بارے میں حضرت مصلح موعود نے توجہ دلاتے ہوئے کہ ہمیں ان قومی بدیوں اور برائیوں کو کس طرح دیکھنا چاہئے، فرمایا کہ اگر جماعت بعض پہلوؤں سے اس پر غور کرے اور اس کا علاج کرے تو فائدہ ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے ان برائیوں اور نقائص کے پیدا ہونے کے ذرائع، اسباب اور وجوہات بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ میڈیا نے بھی فاصلوں کی دوریاں ختم کر دی ہیں۔ بچوں نے اپنی مصروفیات خود ہی ڈھونڈ لی ہوتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بچے ماں باپ کی بات سننا نہیں چاہتے اور ماں باپ خود بھی بچوں سے فاصلے پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں اور پھر بعض ایسے بھی ہیں جو گھروں میں خود ہی ٹی وی وغیرہ کے ذریعوں سے اپنے ماحول کو خراب کر رہے ہیں اس طرح سے گھر برباد ہو رہے ہیں۔ مغربی معاشرہ تو آزادی کے نام پر ایک تباہی کی طرف جا رہا ہے اور یہ قومی بدی ہے لیکن اس کی لپیٹ میں بعض احمدی بھی آ رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ یہ قومی برائی بنے اور وسیع تر پیمانے پر پھیل جائے اور حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد ہم پھر جہالت میں واپس چلے جائیں، ہمیں قوم کی حیثیت سے ان باتوں سے بچنے کے لئے کوششوں کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے نظام کے تمام حصے اس بات پر غور کرنے کے لئے سر جوڑیں اور منصوبہ بندی کریں اور اگر ہمارے درمیان کوئی بھی برائی ہے تو اس کا ابھی سے خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ نہ کرے کہ ہم میں بحیثیت قوم مغربی ملکوں کی بیماریاں داخل ہو جائیں۔ ہم نے دنیا کی مرضوں کے علاج کا بیڑہ اٹھایا ہے، اگر علاج کرنے والے ہی مریض بن گئے تو دنیا سے فردی اور قومی برائیاں اور بدیاں کون دور کرے گا۔

حضور انور نے ہمارے اندر پائی جانے والی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ہمیں نماز باجماعت کا پابند ہونے، خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے، ایم ٹی اے اور جماعت کی ویب سائٹ سے منسلک رہنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ بجائے اس کے کہ دوسری اوٹ پٹانگ چیزیں دیکھیں۔ اس کے ذریعے سے حقیقی قرآنی تعلیم اور حضرت مسیح موعود کے علم و عرفان کا ہمیں پتہ چلتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہم دین کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے ہر برائی کو قومی برائی بننے سے پہلے دور کرنے والے ہوں اور ہر نیکی کو قومی نیکی بنا کر انہیں جماعت میں رائج کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر چند وفات پانے والے مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، پیشگوئی سے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات

یہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی عظمت کے لئے ظاہر فرمایا

پیشگوئی کے مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعود کی ذات میں بڑی شان سے پورے ہوئے اور دین حق کی شان بڑھا رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 فروری 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ میں 20 فروری یوم مصلح موعود کے حوالے سے پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ اقتباسات پیش فرمائے۔ پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ غیروں کی طرف سے دین حق پر شورش اور حملے انتہا تک پہنچنے پر حضرت مسیح موعود نے 1886ء میں ہوشیار پور کے ایک مکان میں چلہ کشی فرمائی اور 40 تک دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اپنے خدا سے دعائیں مانگیں، خدا تعالیٰ سے اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے نتیجے میں ایک غیر معمولی نشان کی آپ کو خبر دی اور وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورے کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان سے پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا۔ جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا۔ وہ دین حق کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا، کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا، وہ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی و دنیاوی علوم جو دین کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین حق کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ ایک رؤیا کی پیشگوئی مصلح موعود کے ساتھ مماثلت بیان فرمائی اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعود ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔ حضور انور نے پیشگوئی کے بعض پہلو بیان فرمائے۔ پیشگوئی کے الفاظ کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے بارے میں خود حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک دنیا اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ علوم باطنی سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے جس کو وہ اپنے خاص بندوں پر ظاہر کرتا ہے، جنہیں وہ دنیا میں کوئی خاص خدمت سپرد کرتا ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق ظاہر ہو اور وہ ان کے ذریعے سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کر سکیں۔ سو اس شق میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص عنایت فرمائی ہے اور سینکڑوں خوابیں ایسی ہیں اور الہام مجھے ہوئے ہیں جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔ پھر پیشگوئی میں لکھا ہے کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہوں۔ آپ نے اس کی مثالیں بیان فرمائیں۔ پھر پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ "وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا کے اطراف میں دین حق کو پھیلانے کے لئے مشن قائم کر دیئے، جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ کئی ممالک میں مشن قائم کروں چنانچہ میں نے اپنی خلافت کے ابتداء میں ہی انگلستان، سیلون اور ماریشس میں احمدیہ مشن قائم کئے اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا اور دنیا کے کئی ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ غرض دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو آج جماعت احمدیہ سے واقف نہ ہو۔ چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ اس سلسلہ کو پھیلائے گا اور میرے ذریعہ سے اس کو دنیا کے کناروں تک شہرت دے گا۔ اس لئے اس نے اپنے فضل و کرم سے ان تمام مقامات میں احمدیت کو پہنچایا بلکہ بعض مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کے تو مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعود میں بڑی شان سے پورے ہوئے، کئی مرتبہ پورے ہوئے، مختلف جگہوں پر پورے ہوئے، حضرت مسیح موعود کی سچائی کو ظاہر کرتے اور دین حق کی شان کو بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری مربی سلسلہ کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور خدمات دینیہ کا تذکرہ کر کے دعائے مغفرت فرمائی اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت مصلح موعود کی روایات سے حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ

شدید مخالفت اور گالیوں پر آپ تہذیب و متانت سے نرم گفتگو فرماتے تھے

آپ رات کو تکیہ پر سر رکھتے تو خدا تعالیٰ ساری ساری رات اپنی معیت کا وعدہ کرتے ہوئے تسلیاں دیتا رہتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 فروری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا اور 206 ممالک کے کروڑوں احمدیوں نے اس سے استفادہ کیا۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ روایات بابت سیرت حضرت مسیح موعود کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو دعویٰ کرنے سے پہلے کچھ لوگوں سے ملنے اور منصوبہ بندی کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ اگر پہلے ان کو منا لیا جاتا تو دعویٰ کرنے میں اور ان لوگوں کو منانے میں سہولت رہتی۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر یہ انسانی منصوبہ بندی ہوتی تو شاید ایسا ہی ہوتا۔ مگر میں نے وہی کیا ہے جس طرح خدا تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا۔ ہم تو خدا کی رضا پر راضی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک آریہ دھرم پال نے دین حق کے خلاف کتاب لکھی، اس میں اس نے جو اعتراضات پیش کئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے نورالدین کے نام سے اس کا جواب لکھا۔ اس کا ایک اعتراض یہ تھا کہ آگ نے اگر قرآنی دعویٰ کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کچھ نہیں کہا تو آج کل ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ حضرت خلیفہ اول نے اس کا جواب دیا کہ یہ مخالفت کی آگ تھی جو ٹھنڈی ہوگئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے اس جواب کو کاٹ کر یہ جواب لکھوایا کہ آج اگر یہ تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں۔ یقیناً آگ اسی طرح ٹھنڈی ہو جائے گی۔ کیونکہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا ہے کہ معجزات کا جو ادراک اور فہم انبیاء کو ہوتا ہے وہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بہت عزت فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے گھر پر فرمایا جبکہ حضرت اماں جان بھی موجود تھیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حکیم صاحب کا وجود بخشا ہے۔ آپ سارا دن درس دیتے اور مطب کرتے ہیں جس سے ہزاروں جانیں بچ جاتی ہیں، وہ میرے ساتھ اس طرح چلتے ہیں جیسے نبض دل کے ساتھ چلتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ خلفاء کو حضرت مسیح موعود کے مقابل پر کھڑا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ خلفاء کی عزت اسی میں ہے کہ وہ متبوع کی کامل پیروی کریں۔ عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی تو ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کے کلام کا صحیح فہم اور اس کو پرکھنے کی صلاحیت خلفاء میں دوسروں سے بہت بڑھ کر ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس موقع پر بعض پروف کی غلطیاں ہو جانے کی مثال بھی بیان فرمائی۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا بیان کیا ہوا یہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود سے چاند گرہن کا نشان مانگا جاتا تھا، اور جب نشان ظاہر ہو گیا تو پھر اس نشان کا انکار کرنے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود کی سیرت کا یہ پہلو بھی بیان فرمایا کہ آپ ہمیشہ مخالفوں سے عفو و درگزر کا معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا پانی بند کیا گیا، برتن بنانے سے کمہاروں کو منع کیا گیا۔ مگر جب بھی وہ معافی مانگتے تو فوراً معاف کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مجسٹریٹ نے مجرموں کو پکڑنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ بعد میں حضرت مسیح موعود نے معاف کر دینا ہے میرے گرفتار کرنے سے کیا فائدہ، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے مخالفت کے دوران پتھر پڑنے کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ حضرت مصلح موعود نے امرتسر اور سیالکوٹ میں پتھر پڑنے اور ان میں چند ایک پتھر حضرت مصلح موعود کے وجود کو بھی لگے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ میں بھی ٹھنڈے دل سے دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہوں، مخالفین کی گالیاں سنیں مگر تہذیب و متانت سے ان سے گفتگو کرتا رہا۔ سارا دن حضرت مسیح موعود گالیاں سنتے مگر رات کو تکیے پر سر رکھتے تو ساری ساری رات خدا آپ کو تسلی دیتا رہتا۔ پھر ایسا شخص کس طرح خدا کو چھوڑ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود دوسرے مذاہب والوں کی بھی گفتگو سنتے تھے۔ اور پھر ان کو پیغام حق پہنچایا کرتے تھے۔ آپ نے اس وقت کی ملکہ قیصرہ برطانیہ کو بھی پیغام حق پہنچایا۔ اور اس کو نصیحت فرمائی کہ سچائی کو اختیار کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ترکی کا سفیر قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق کشف دیکھ کر پیشگوئی کی۔ جو کہ حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ اور اخباروں نے اس کی گواہی دی۔ حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سلطنت کی ذمہ داری ادا کرنے والے اگر دیانت سے کام نہ کریں تو اس سے سلطنت کمزور ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں محترم سمیر بخوطہ صاحب آف جرمنی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف شیخوپورہ کا ان کی وفات پر ذکر خیر فرمایا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

آج نہیں اصل چیز تمہاری کل ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے

ہم آخرت کے لئے سرمایہ حیات جمع نہیں کر سکتے جب تک آج سے تیاری نہ شروع کر دیں

فضا میں روحانی بیماریاں ہمیشہ پھیلی رہتی ہیں۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل اور علاج کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مارچ 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الحشر کی آیات 20,19 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ہر برائی اور گناہ کی وجہ انہیں معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے لیکن یہی بے احتیاطی انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول کر تقویٰ سے دور ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد زندگی پر کامل ایمان نہیں رہتا اور پھر اللہ تعالیٰ کی نظر میں مومن نہیں رہتا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ صرف دنیا کی ہی فکر میں نہ لگے رہو بلکہ جو اصل فکر کرنے والی چیز ہے وہ تمہاری کل ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ دنیا و عقبیٰ میں کامیابی کا گُر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کل کی فکر آج کرے، اس سے دنیا میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی سنوار پیدا ہوگا۔ قرآنی تعلیم ولتنظر نفس پر عمل کرنے سے نہ صرف انسان دنیا میں کامیاب ہوتا ہے بلکہ عقبیٰ میں بھی خدا کے فضل سے سرخرو ہوتا ہے۔ ہم کبھی آخرت کے لئے سرمایہ حیات جمع نہیں کر سکتے جب تک آج ہی سے اس دار القرار کے لئے تیاری نہ شروع کر دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیت نکاح کے خطبہ میں بھی ہم پڑھتے ہیں۔ خطبہ نکاح کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مختلف امور کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو، اس بندھن کے ساتھ جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کا بھی خیال رکھو، سچائی کو اختیار کرو۔ اس کے ذریعہ سے نیک اعمال اور رشتے نبھانے کی تمہیں توفیق ملتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بھی نظر رہے گی۔ پھر صرف اپنی ذات تک ہی نہیں بلکہ اس وجہ سے اولاد بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوگی۔ پس اگر وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور اور عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے بلکہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف راہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ دنیا کے وسائل اور ضروریات کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ دنیا کے سہاروں کو اللہ تعالیٰ کے سہاروں پر لاشعوری طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اپنی سستیوں اور نااہلیوں کی وجہ سے اس دنیا کے مستقبل کو بھی اور اگلے جہان کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے، اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا، اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ مومن کو اپنے کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لیکر اپنے معاشرتی، کاروباری، ملکی اور بین الاقوامی تمام معاملات پر تقویٰ سے چلنے کی طرف توجہ دلا دی۔ کوئی ایسا طریق جس سے دھوکا دے کر فائدہ حاصل کیا جائے، دین سے اور ایمان سے دور لے جانے والا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا ابتلاء دنیاوی ابتلاؤں سے بہت زیادہ ہے جس کے نتیجے میں دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنی چاہئے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی میرے ہر کام پر نظر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ روحانی بیماری جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اس معاشرے میں مستقل فضا میں روحانی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل اور علاج کی بھی ضرورت ہے۔ مومن کو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی خشیت سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔ پس ہر وقت اپنے کاموں اور اپنی حالتوں کے تقویٰ پر چلتے ہوئے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ہیں جو ہمیں دنیا میں خدا تعالیٰ سے دور نظر آتے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے وجود کے ہی انکاری ہیں، دوسرے وہ لوگ جن کو حقیقی اور سچا ایمان تمام طاقتوں والے خدا پر نہیں ہے اور تیسرے وہ لوگ ہیں جو دنیاوی بکھیڑوں میں اس قدر ڈوب گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں، اس طرف توجہ نہیں کہ ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو بھلاتے ہیں وہ آخر کار ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کا اخلاقی انحطاط بھی ہوتا ہے اور روحانی تنزل بھی ہوتا ہے۔ اور آخر کار ذہنی سکون بھی جاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کو بھول جاؤ گے تو پھر خدا فرماتا ہے کہ فاسقوں میں شمار ہو گے اور فاسق وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والے ہیں اور اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔ فرمایا کہ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اقتباس از

خطبہ جمعہ

مکرم الحاج رشید احمد صاحب (ملواکی۔امریکہ) اور مکرم حسن عبداللہ صاحب (ڈیٹرائٹ۔امریکہ) کی نماز جنازہ غائب۔اور مرحومین کا ذکر خیر۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13؍فروری 2015ء بمطابق 13 تبلیغ 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

جنازہ غائب میں پہلے مکرم الحاج رشید احمد صاحب کا جنازہ ہے جن کی وفات ملواکی امریکہ میں 7؍فروری 2015ء کو ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ان کی عمر وفات کے وقت 91 سال تھی۔مرحوم امریکہ کے شہر سینٹ لوئس میں 1923ء میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ بیعت کرنے کے دو سال بعد 1949ء میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ چلے گئے جہاں خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ریلوے سٹیشن جا کر استقبال کیا۔انہوں نے جامعہ احمدیہ میں پانچ سال تعلیم حاصل کی پھر باقاعدہ مبلغ بنے۔ پاکستان میں قیام کے دوران اردو اور پنجابی زبان پر عبور حاصل کیا۔امریکہ سے سب سے پہلے جامعہ احمدیہ میں بطور طالبعلم داخل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسی طرح ربوہ میں پانچ سال قیام کے دوران آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص رفاقت بھی نصیب ہوئی۔حضور رضی اللہ عنہ نے آپ کا رشتہ مبلغ احمدیت حاجی ابراہیم خلیل صاحب کی صاحبزادی مکرمہ سارہ قدسیہ صاحبہ سے کروادیا جن کے بطن سے آپ کے ہاں تین بچے ہوئے۔ایک بیٹے کی وفات ہو چکی ہے۔ایک بیٹا اور ایک بیٹی آپ کی اس پہلی شادی سے حیات ہیں۔امریکہ میں رہتے ہیں۔1955ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو امریکہ میں بطور مبلغ بھجوایا گیا۔حضرت مصلح موعود نے آپ کی ربوہ سے روانگی کے وقت اپنے دست مبارک سے آپ کو ایک نصیحت فرمائی اور ایک پگڑی کا کُلاہ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑے کا ایک ٹکڑا اسلا ہوا تھا آپ کو بطور تحفہ عطا فرمایا جو ابھی تک آپ کے پاس موجود تھا۔اب آپ کے بچوں کے پاس ہے۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے سب سے پہلے مقامی امریکن مشنری تھے۔ آپ نے امریکہ میں شکاگو، سینٹ لوئس اور دوسرے شہروں میں بطور مشنری کے علاوہ امیر جماعت امریکہ کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ آپ ایک لمبا عرصہ صدر ملواکی جماعت اور مختلف مرکزی عُہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ دوسری شادی آپ کی سینٹ لوئس کے سابق صدر جماعت مکرم خالد عثمان صاحب کی بیٹی عزیزہ احمد سے ہوئی جن سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔آپ کے دور صدارت میں جماعت ملواکی کی امریکن احمدیوں پر مشتمل ایک بڑی جماعت کی بنیاد پڑی جو امریکہ کی دوسری جماعتوں کے مقابل پر اکثریت میں ہے۔ 1998ء میں انہیں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ملواکی میں جماعت کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں میں بھی مقبول تھے۔20 سال سے ٹی وی کے ایک پروگرام، اسلام لائیو، پر باقاعدہ آ رہے تھے۔آپ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک جماعت کے ہفتہ وار تبلیغی سٹال پر باقاعدگی سے جانا اختیار کئے رکھا۔ وفات سے قبل جب تک ہوش میں تھے آپ نرسوں کو بھی تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ 86-1985ء میں انہوں نے شہر کی مشہور یونیورسٹی ”یونیورسٹی آف وسکانسن (University of Wisconsin)“ میں عام مسلمانوں کے لئے ایک بڑے جلسے کا اہتمام کیا۔موصوف نے یونیورسٹی آف وسکانسن کے نوجوانوں کے ساتھ بھی رابطہ رکھا ہوا تھا۔ باقاعدگی سے کیمپس میں تقاریر کیا کرتے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں طلباء کو اسلام کی پُرامن تعلیم سے آگاہ کیا۔مرحوم باقاعدگی سے متعدد لوکل اور سٹیٹ لیڈرز کے ساتھ بھی رابطہ رکھتے تھے۔اتوار کے روز عام لوگوں کے لئے میٹنگ رکھتے جن میں احمدی احباب کے علاوہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے دوسرے احباب بھی آتے اور ان کی باتوں سے مستفیض ہوتے۔دوستوں کے اظہار پر اور مرکز کی اجازت سے آپ نے اپنی یادداشتوں کو جن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت خاص میں پاکستان کے مختلف مقامات کے سفروں پر جانے اور سوال و جواب کی مجالس میں بیٹھنے اور باقاعدہ طور پر نوٹ بک میں نوٹس کو درج کرنا شامل تھا اس کو کتابی صورت میں طبع کروانا تھا۔اس غرض کے لئے کئی سالوں کی محنت کے بعد یہ کتاب تیار ہوئی اور اب مرکز کی منظوری سے شائع ہونے والی ہے۔

مربی سلسلہ ملک فاران ربّانی لکھتے ہیں کہ نو ماہ قبل بطور مبلغ یہاں میری آپ سے پہلی ملاقات ہوئی۔میری عمر کم ہونے کے باوجود آپ نہایت محبت سے ملے۔پھر جب میں نے آپ سے جماعت ملواکی میں بعض پروگراموں کے متعلق مشورہ کرنا چاہا تو اردو میں مجھے مخاطب ہو کر کہا ”مولانا صاحب! آپ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں آپ جو کہیں گے ہم نے صرف اطاعت کرنی ہے“ اور بڑا اطاعت کا جذبہ ان میں تھا۔شمشاد صاحب بھی لکھتے ہیں کہ امریکہ آیا تو ہمیشہ میں نے انہیں حضرت مصلح موعود کی باتیں سناتے ہوئے پایا۔اپنی زندگی کو بھی انہوں نے حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے مطابق ڈھالا ہوا تھا۔گزشتہ جلسہ سالانہ پر ان کی تقریر بھی حضرت مصلح موعود کی یادوں کے بارے میں تھی اور یہ کہ آئندہ اور موجودہ نسلوں کو ان یادوں کے ذریعہ کیا پیغام دیں گے۔ اسلام احمدیت اور خلافت کے دفاع میں یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آپ ہمیشہ احمدیت کی تبلیغ، دفاع اور خلافت کے لئے ایک ننگی تلوار تھے۔آپ ہمیشہ احمدیت کی تبلیغ میں سرگرم رہتے تھے۔ بڑھاپے کی عمر میں بھی جبکہ جسم ناتواں اور نحیف تھا آپ اکیلے ہی تبلیغ کیا کرتے تھے اور مسٹر تبلیغ کے نام سے مشہور تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کافی لوگ ان کے جنازے میں شامل ہوئے۔

اور یہ جنازہ غائب حسن عبداللہ صاحب آف ڈیٹرائٹ کا ہے۔ یہ بھی امریکن ہیں۔30؍جنوری 2015ء کو ان کی وفات ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔26؍ستمبر 1929ء کو ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ان کا پیدائش کا نام ولیم ہنری تھا۔1970ء کی دہائی میں ایک احمدی برادرم مکرم وہاب صاحب جو کہ ان کے کلاس فیلو تھے ان کے ذریعے انہوں نے اسلام احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔قبول اسلام کے بعد ان کا نام حسن عبداللہ رکھا گیا۔مرحوم بہت خوبیوں کے مالک ایک فدائی احمدی تھے۔قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ روزانہ تلاوت کرنا ان کا معمول تھا۔ بتایا کرتے تھے کہ وہ سورۃ کہف کی پہلی اور آخری دس آیات مستقل تلاوت کیا کرتے ہیں۔نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔سب سے پہلے مسجد آ کر اپنی خوبصورت آواز میں اذان دیتے۔نماز جمعہ کے لئے بہت پہلے آ کر نوافل اور تلاوت قرآن کریم کرتے۔ بہت صاف ستھرا لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو گھر جانے کی بجائے ہسپتال سے ہی سیدھے جمعہ کے لئے یہ مسجد میں آ گئے۔ڈیٹرائٹ میں مسجد کو آگ لگ گئی تھی اور دوبارہ تعمیر کی گئی تو اس دوران انہوں نے نہایت اخلاص سے افراد جماعت کے لئے اپنا گھر پیش کئے رکھا تا کہ وہ نماز جمعہ ان کے گھر میں ادا کرتے رہیں۔سلسلہ کی کتب و رسائل بہت شوق سے پڑھتے۔آپ ان خاص لوگوں میں سے تھے جن کی روحوں میں سچائی کے لئے ایک تڑپ تھی اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق پائی اور آخری لمحے تک اپنے عہد بیعت کو نبھایا۔ان کی اہلیہ وفات پا چکی ہیں۔ بچے تو ان کے احمدی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔

جماعتِ احمدیہ میں نظامِ شوریٰ

چودھری حمید اللہ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (بعدہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں:

’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہم امور میں صائب الرائے احباب سے مشورہ لینے کی سنت پر ہمیشہ کاربند رہے اور وقتاً فوقتاً عند الضرورت کبھی انفرادی طور پر اور کبھی اجتماعی طور پر احباب جماعت سے مشورہ لینے کا انتظام فرمایا۔ اجتماعی مشورہ کی ایک اہم مثال ۱۸۹۱ء میں ہمارے سامنے آتی ہے جبکہ دسمبر میں جماعتِ احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ جماعت کی تعداد اس وقت اتنی قلیل تھی کہ جلسہ کے موقع پر صرف ۷۵ زائرین شامل ہوئے اس قلیل تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلسہ اور مشاورت کا الگ انتظام کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی جلسہ سالانہ سے مشاورت کا کام بھی لیا اور جماعت احمدیہ کی اس پہلی مجلس مشاورت میں جو تجویز پیش کی گئی وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت ظاہر ہونے والے نشانات کا ریکارڈ محفوظ کرنے کی خاطر ایک انجمن بنائی جائے۔۔۔ یہ تجویز بالاتفاق اس ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی کہ فی الحال حضرت مسیح موعودؑ کے رسالہ ’’آسمانی فیصلہ‘‘ کو جس میں یہ تجویز موجود ہے شائع کر دیا جائے۔‘‘ (سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۱۷۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

’’مجلس شوریٰ کا جو نظام جماعت احمدیہ میں اس طریق پر رائج ہے جو آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس کا آغاز دراصل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۲ء میں کیا۔ ۱۹۲۲ء میں پہلی بار باقاعدہ ایک انسٹی ٹیوشن کے طور پر مجلس شوریٰ وجود میں آئی اور بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ بحیثیت انسٹی ٹیوشن اس کا وجود میں آنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ مالی معاملات ایسی نوعیت اختیار کر رہے تھے کہ جس کے نتیجے میں محض اتفاقاً کبھی اس سے مشورہ کر لینا کافی نہیں تھا بلکہ ساری جماعت کو جو چندہ دہندہ ہے اس کو اعتماد میں لینا اور ان امور پر فیصلوں میں ان کا مشورہ طلب کرنا ضروری تھا۔ اور یہی مجلس شوریٰ ہے جو برکت پا کر پھولتی پھلتی رہی اور اب خدا کے فضل سے بہت سے دنیا کے ممالک میں بعینہٖ اسی مجلس شوریٰ کے نمونے قائم ہو چکے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۹۵ء)

۱۹۲۲ء سے شروع ہو کر موجودہ صورت میں مجلس مشاورت پہلے قادیان میں، پھر ربوہ میں اور ۱۹۸۵ء سے لندن میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کوبر سلز میں منعقدہ بلجیئم کی مجلس شوریٰ سے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

’’مجلس شوریٰ کا نظام جماعت کی زندگی کیلئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آج سے آٹھ دس سال پہلے مجلس شوریٰ کا نظام مرکزی طور پر جماعت میں تو قائم تھا اور وہیں بین الاقوامی مجلس شوریٰ کا بھی جلسے کے بعد انعقاد کر دیا جایا کرتا تھا۔ یا مجلس شوریٰ میں بین الاقوامی تجاویز آ جایا کرتی تھیں۔ لیکن ہر ملک کی مجلس شوریٰ کا پہلے رواج نہیں تھا۔ تو مَیں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ قرآن کریم نے مجلس شوریٰ پر غیر معمولی زور دیا ہے اور اسلامی نظام خلافت کے بعد یہ سب سے زیادہ اہم ادارہ ہے جس سے جماعت کی تربیت ہوتی ہے اسے ہر ملک میں جاری کرنے کا فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جب سے یورپ اور مغرب اور افریقہ اور بعض دیگر مشرقی ممالک میں شوریٰ کا نظام جاری کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ غیر معمولی طور پر جماعت میں صحت اور توانائی کے آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ بہت سے فوائد کے علاوہ ایک تو مجلس شوریٰ میں شامل ہونے سے نظام جماعت کی ذمہ داری کے ساتھ براہ راست وابستہ ہونے کی توفیق ملتی ہے۔ ہر ممبر جو مجلس شوریٰ میں شمولیت کرتا ہے اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک بہت اہم ادارہ ہے جس میں اس نے حصہ ڈالا ہے اور اس کے ذریعہ ساری جماعت کی نمائندگی ہو جاتی ہے۔‘‘ (خطاب فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز بیلجیئم بر موقعہ مجلس شوریٰ)

’’مجالس شوریٰ، خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ خلافت اور شوریٰ یہ دو مضامین ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دینی نظام کی جان ان دو چیزوں میں ہے۔ اس پہلو سے مَیں نے تمام دنیا میں مجالس شوریٰ کے انعقاد پر زور دیا اور کوشش کر رہا ہوں کہ ان کے اوپر نظر بھی رکھوں۔ اور اگر کہیں غلطیاں ہو رہی ہیں تو اپنے سامنے ان کی اصلاح کر دوں تاکہ آئندہ صدی میں ہماری طرف سے کوئی غلط روایات آگے نہ پہنچ جائیں۔ اور جہاں تک مجلس شوریٰ کی روایات کا تعلق ہے یہ حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ایک بڑے لمبے دور پر پھیلی پڑی ہیں اور بہت ہی قیمتی روایات ہیں۔ ان سے آشنائی کے بعد مجلس شوریٰ کا جو تصور دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے اور ذہن پر نقش ہوتا ہے اس تصور کو مَیں نے ان مجالس شوریٰ میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۹۳ء بمقام لندن)

جرمنی کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۵ء کے آغاز والے دن خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''جرمنی کی جماعت کو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ نظام کے لحاظ سے یہ معاملہ بہت سدھر چکا ہے اور اپنی بلوغت کو پہنچ گیا ہے۔ لوگ سمجھ چکے ہیں کہ کس حد تک مجلس شوریٰ میں شامل ممبران کو آزادی ہے کس حد تک خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ شریعت ان کے ہاتھ روکتی ہے کہ آگے نہیں بڑھنا، ان کی زبان پر قدغن لگاتی ہے کہ اس سے آگے نہ بڑھو۔ یہ جو امور ہیں ظاہری نظم وضبط کے اس لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب معاملہ پوری طرح نظم وضبط کے دائرے میں آچکا ہے اور سب لوگ سمجھ گئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے حقوق کا پتہ ہے، ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا پتہ ہے۔'' (خطبہ فرمودہ ۲۸/ اپریل ۱۹۹۵ء)

اسی خطبہ کے شروع میں فرمایا:

''اگر شوریٰ کے نظام کو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ جاری کر دیں۔ اس میں جتنے بھی تقویٰ سے ہٹے ہوئے رجحانات داخل ہونے کا امکان ہے ان رجحانات کے راستے بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت بہت تیزی سے ترقی کرے گی۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/ اپریل ۱۹۹۵ء)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۹۴ء میں فرمایا:

''تاریخی لحاظ سے ایک بڑا ہی دلچسپ حوالہ ہے۔ کس طرح مجلس شوریٰ کا ارتقاء ہوا ہے۔ کس طرح مجلس شوریٰ میں خلافت اور جماعت اسی طرح ہم آہنگ ہو جاتی ہے جیسے روزمرہ کے کاموں میں ویسے ہی ہم آہنگ ہے اور وہ الگ الگ وجود نہیں رہتے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''سو میں سے صرف ایک دفعہ مجھے اپنے طور پر فیصلہ کرنا پڑتا ہے ورنہ ننانوے دفعہ میں فیصلہ اس طرح پر کرتا ہوں کہ کچھ اس کی رائے میں سے لیا اور کچھ اس کی رائے میں سے اور ایک نتیجہ پیدا کر لیا۔ اگر عوام کو مجلس مشاورت میں شامل نہ کرتے تو وہ بھی صرف اپنے گھر کی ضروریات کے متعلق ہی اپنے دماغوں سے کام لینے کے عادی ہوتے۔''

''لیکن جب ہم نے ان کو اپنی مشاورت میں شامل کر لیا تو اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کے دماغ ترقی کر گئے۔ چنانچہ ان کی آراء کے ٹکڑے ٹکڑے مل کر ایک مکمل سکیم بن جاتی ہے جو جماعت کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوتی ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

پس اسی طریق کو تمام مجالس شوریٰ عالمگیر میں جاری رکھنا چاہئے اور اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹/ اپریل ۱۹۹۴ء)

نیز فرمایا: ''پس میں امید رکھتا ہوں کہ تمام دنیا میں مجالس شوریٰ انہی نصیحتوں کو پیش نظر رکھ کر جاری رہیں گی اور جاری کی جائیں گی۔ اور اعلیٰ اخلاق کی حفاظت کی جائے گی۔ کوئی بات اس طریقے پر نہیں کی جائے گی جس میں کسی قسم کا تلخی کا یا اپنے بھائی کی دل آزاری کا عنصر ہو۔ اور اگر کوئی سادگی یا نادانی یا ناتجربہ کاری سے ایسی بات کر دیتا ہے تو حوصلے کے ساتھ سن کر اسے سمجھانے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ جواباً آپ بھی پتھر پر پتھر ماریں اور سارا ماحول پراگندہ ہو جائے۔ پس میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ جو بہت ہی عظیم الشان نظام شوریٰ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دوبارہ ہمیں عطا کیا ہے یہ اتنا قیمتی نظام ہے کہ اس کی خاطر ہر بڑی سے بڑی قربانی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹/ اپریل ۱۹۹۴ء)

۱۹۶۷ء کی مجلس مشاورت میں ایک سب کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ''مجلس شوریٰ'' پر ایک نوٹ لکھا جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے درست قرار دیتے ہوئے اختتامی خطاب میں پڑھ کر سنایا۔ وہ نوٹ حسب ذیل ہے:

''تمام جماعتوں اور افراد پر اچھی طرح واضح رہے کہ مشورہ لینے کا حق نبی یا امام وقت کو دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ، فرمایا ہے۔ امام جس طریق پر اور جن افراد سے مشورہ لینا پسند کرے اس کا اسے از رُوئے شریعت اختیار ہے۔ جماعتوں اور افراد کا یہ حق نہیں کہ کسی خاص طریق پر مشورہ دینے کا مطالبہ کریں۔ مجلس شوریٰ کو خلیفۂ وقت بلاتے ہیں اور اس بارہ میں انہیں پورا اختیار ہے کہ جس طریق پر اور جن افراد سے اور جتنی تعداد سے مشورہ لینا چاہیں مشورہ لے سکتے ہیں۔ یہ وضاحت کرنا اس لئے ضروری سمجھا گیا تا کسی نئے احمدی کے ذہن میں مغربی طرز فکر کے ماتحت پارلیمنٹوں کے طریق پر نمائندگی کے حق کا سوال پیدا نہ ہو۔'' (رپورٹ شوریٰ ۱۹۶۷ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۳۴۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کو جماعت کیلئے ''بنیادی پتھر'' قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''میری نظر آئندہ پر ہے کہ ہم آئندہ کے لئے بنیادیں رکھیں۔ جس کی نظر وسیع نہیں اسے تکلیف نظر آرہی ہے مگر اس کی آئندہ نسل ان لوگوں پر جو بنیادیں رکھیں گے درود پڑھیں گی۔۔۔ وہ زمانہ آئے گا جب خدا تعالیٰ ثابت کر دے گا کہ اس جماعت کے لئے یہ کام بنیادی پتھر ہے۔'' (مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ساری دنیا کی پارلیمنٹوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کو جو بلند مرتبہ حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

آج بے شک ہماری مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہو گا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہو گا۔ کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ اس پر فخر کرتا۔ اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء)

خلافت اولیٰ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس مشاورت کا انداز۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اجازت سے:

"۱۹۱۰ء میں جلسہ سالانہ مارچ میں ہوا۔ اس موقعہ پر احمدیہ کانفرنس کے نام سے مجلس مشاورت ہوئی۔ اس کانفرنس کے پریذیڈنٹ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بالاتفاق مقرر ہوئے۔ اور بعض مضامین پر ایک دلچسپ مباحثہ ہوا جس سے معلوم ہوا کہ قومی کاموں سے دلچسپی کا مذاق بڑھ رہا ہے۔" (الحکم ۲۸ / مارچ ۔ ۷ / اپریل ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۴)

شوریٰ کی اہمیت

مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ضروری ہے کہ کوئی جماعت اپنا مرکز قائم کرے اور اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ خلیفہ ہو جو اپنی رائے میں آزاد ہو لیکن وہ سب سے مشورہ طلب کرے۔ جو رائے اس کو پسند آئے وہ اس کو قبول کرلے اور جو رائے اس کو دین کے لئے اچھی نہ معلوم ہو خواہ وہ ساری جماعت کی ہو اس کو رد کر دے اور اس کے مقابلہ میں جو بات اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالے اور جس پر اس کو قائم کرے وہ اسکو پیش کرے اور لوگ اس کو قبول کر کے عمل کریں۔" (رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۲۳ء صفحہ ۶)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زندگی پر سوانح فضل عمر ترتیب دی اور اس کی جلد دوم میں صفحہ ۱۷۵ تا صفحہ ۲۱۲ "مجلس مشاورت" پر بہت جامع معلومات پیش فرمائی ہیں۔ پھر حضور ایدہ اللہ کے فرمودہ خطبات میں مزید تفصیلات آگئی ہیں۔ "شوریٰ کی اہمیت" سے متعلق چند ارشادات درج ذیل ہیں:

"سوانح فضل عمر" مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ پر تحریر ہے:

"آج بھی یہ پاکیزگی اور تقدس کی روح مجلس مشاورت میں اسی طرح نظر آتی ہے۔ آج بھی وہی پاکیزہ فضا ہے۔ آج بھی وہی قدوسیوں کا اجتماع انابت الی اللہ کا منظر پیش کرتا ہے۔ آج بھی محض للہ مشورے دیئے جاتے اور قبول کئے جاتے ہیں۔ آج بھی دعاؤں کا وہی رنگ ہے اور خلافت کی وہی عظمت اور وہی احترام دلوں میں قائم ہے۔ دعائیں آج بھی اسی طرح آنسوؤں ہی کی زبان سے کی جاتی ہیں۔"

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۹۲ء میں فرمایا:

"جماعت اور مجلس شوریٰ حقیقت میں ایک ہی وجود کے دو نام بن جاتے ہیں۔ جیسے خلافت اور جماعت در حقیقت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اسی نقطہ نگاہ سے میں ہمیشہ یہ یقین رکھتا ہوں کہ خلافت کے بعد اگر شوریٰ کا نظام پوری جماعت میں مستحکم ہو جائے جیسا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ خلافت مستحکم ہو چکی ہے تو اتنی بڑی طاقت جماعت کے نظام میں پیدا ہو گی کہ کوئی دنیا کی طاقت پھر اس کو مٹا نہیں سکتی۔" (خطاب ۹ / ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز صفحہ ۲)

مزید فرمایا:

"جماعت احمدیہ کی تربیت کے لئے مجلس شوریٰ بہت ہی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی شخصیت کو زندہ رکھنے کے لئے، اس کی صلاحیتوں کی حفاظت کے لئے یہ نظام بہت ضروری اور بہت ہی اہم کام کرنے والا ہے۔ چنانچہ جتنے یورپ کے ممالک میں اور دوسرے ممالک میں بھی جن میں مجلس شوریٰ قائم ہو چکی ہے وہاں سے اطلاعیں مجھے ملتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت میں ایک بالکل نئی زندگی، نئی تازگی اور نیا اعتماد پیدا ہو گیا ہے اور ترقی کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔" (خطاب ۹ / ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز صفحہ ۲)

اسی طرح فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے تدریجاً آپ کی بھی ترقی ہو گی۔ آپ یوں سمجھیں کہ آج آپ بالغ ہو گئے ہیں کیونکہ مجلس شوریٰ کے بغیر بلوغت نہیں آتی۔ خیالات کی پختگی، وہ وقار، وہ ذاتی طور پر ذمہ داری میں شامل ہو کر بوجھ اٹھانے کا جو ایک خاص لطف ہے وہ مجلس شوریٰ کے بغیر پوری طرح آ نہیں سکتا۔" (خطاب ۹ / ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز صفحہ ۲)

۱۹۹۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آنحضرت ﷺ ایک ہی نبی ہیں جن کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ورنہ دنیا کی تمام کتب کا آپ مطالعہ کر لیں کہیں بھی کسی بھی نبی کو رحمۃ للعالمین قرار نہیں دیا۔ قوموں کے لئے رحمت تو پیدا ہوئے لیکن عالمین کیلئے ایک ہی نبی تھا جسے رحمت کا مظہر بنا کر بھیجا گیا اور رحمت ہے جس کو شوریٰ کی بناء بنایا گیا ہے۔ شوریٰ کی بناء قرار دیا گیا ہے۔ اگر رحمت کے بغیر محض عقل کے بندھن قوم کو باندھے ہوئے ہوں تو ان مشوروں میں ہی سچا تقویٰ اور دیانت پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ / مارچ ۱۹۹۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"یہ مشورے جو آپ دیئے جا رہے ہیں یہ دنیوی تاریخ کے نقطہ نگاہ سے بڑے ہی اہم ہیں۔ آج سے ہزاروں سال بعد کے لوگ بھی مجلس شوریٰ کے مشوروں کا حوالہ دیا کریں گے کہ فلاں شوریٰ میں اس قسم کی بحث ہوئی تھی اور اس فیصلہ پر ہر جماعت پہنچی تھی۔ ہم میں سے اکثر لوگ مجلس مشاورت کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ اگر ہمارے ذہن میں یہ بات ہو کہ مجلس شوریٰ کتنی اہم ہے۔ اس کے اثرات دُور رس ہیں تو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے منہ سے الفاظ نکالیں۔ کیونکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے ان الفاظ نے دنیا کے لئے ایک مثال بن جانا ہے۔ خدا کرے وہ دن جلد آئیں لیکن بہر حال وہ دن آنے والے ہیں کہ ساری دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی، انشاء اللہ۔

"غرض یہ مجلس ساری دنیا کے لئے نمونہ ہے۔ ہم اتنے اہم مشورے کے لئے جمع ہوں اور پھر غیر محتاط الفاظ ہمارے منہ سے نکل جائیں۔ یہ ہمیں زیب نہیں دیتا۔ ترقی

کرنے والی قوموں کی زندگی مسلسل غور و فکر اور عزم میں گزرتی ہے۔ ایک وقت ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص یا قوم پوری طرح فکر اور تدبر کرنے کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچتی ہے اور اس پر وہ عمل کرتی ہے۔ ہمیں قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ ایک وقت تم پر ایسا آتا ہے جب تم شَاوِرۡھُمۡ فِي الۡاَمۡرِ پر عمل کر رہے ہوتے ہو۔ تم جماعت کی ترقی، اسلام کی ترقی اور خداتعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کیلئے باہم مشورہ کر رہے ہوتے ہو۔ پھر ایک وقت ایسا ہوتا ہے جب تم فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ پر عمل کر رہے ہوتے ہو۔ یعنی کسی پختہ نتیجہ تک پہنچ جاتے ہو اور پھر تم اپنے وسائل کی طرف نظر نہیں کرتے بلکہ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد خواہ وسائل تھوڑے ہوں خواہ زیادہ خداتعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے میدان عمل میں قدم رکھ دیتے ہو اور اس کے بعد تم ایک قدم پیچھے نہیں ہٹتے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء صفحہ ۷۹، ۸۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ میں جو فیصلہ ہوتا ہے اُس کے یہ معنے ہیں کہ وہ خلیفہ کا فیصلہ ہے کیونکہ ہر امر کا فیصلہ مشورہ لینے کے بعد خلیفہ ہی کرتا ہے۔ اس لئے ان فیصلوں کی پوری پوری تعمیل ہونی چاہیئے۔ جب تک کام کرنے والوں میں یہ روح نہ ہو کہ جو حاکم ہے اس کے احکامات کی اطاعت کی جائے اس وقت تک ان کے حکم کا بھی کوئی احترام نہ کرے گا۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۳۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"ہمارے کام کی اور ہماری ذمہ داریوں کی شکل بدل رہی ہے۔ بدل چکی بھی ہے اور بدل رہی بھی ہے۔ اس واسطے یہ چیز کہ روٹین کے مطابق ہماری مشاورت یہاں آکر بیٹھے، باتیں کرے اور چلی جائے اس کا دنیا کو کوئی فائدہ نہیں۔ آپ نے دنیا کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ اس کے متعلق سوچیں اور اصل میں تو خدا نے آپ کو بیس بنادیا ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۷ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"دراصل شوریٰ کے نمائندے ایک خاص رنگ میں اپنے اپنے حلقوں کے قائد بنتے ہیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۹)

شوریٰ کے فوائد

۱۔ "کئی نئی تجاویز سوجھ جاتی ہیں

۲۔ مقابلہ کا خیال نہیں ہوتا اس لئے لوگ صحیح رائے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ یہ بھی فائدہ ہے کہ باتوں باتوں میں کئی باتیں اور طریق معلوم ہو جاتے ہیں۔

۴۔ یہ بھی فائدہ ہے کہ باہر کے لوگوں کو کام کرنے کی مشکلات ہوتی ہیں۔ خلیفہ کے کام میں سہولت ہوتی ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۶)

شوریٰ کی کیفیت

"جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کا تنظیمی ڈھانچہ، طریقہ کار، اس کی فضا اور ماحول دنیوی مجالس سے اس درجہ مختلف ہے کہ کوئی ظاہری نسبت نظر نہیں آتی۔" (سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

"یہ مجلس ہر قسم کے مشیروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اعلیٰ افسران، انجینئرز، ڈاکٹرز، وکلاء، ماہرین تعلیم، بڑھئی، لوہار، دکاندار، آڑھتی، زمیندار وغیرہ سب آتے ہیں۔" (سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا طریق تھا کہ مشوروں کے دوران آپ:

"۔۔۔ بار بار مختلف رنگ میں حاضرین کی توجہ دعاؤں اور استغفار اور تقویٰ اللہ کی طرف مبذول کرواتے رہتے جس کی وجہ سے فضا تقدس سے اس طرح بھرتی جیسے برساتی ہوائیں نمی سے۔" (سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

"مشاورت کے دوران آپ (خلیفۃ المسیح الثانی) کے متعدد خطبات ہمیں اسی فکر اور درد کے آئینہ دار دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے مواقع پر آپ کے خطابات کا رنگ ایک خاص نشان اپنے اندر رکھتا تھا۔ دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی آواز نوائے آسمانی معلوم ہوتی تھی اور فضا برقی لہروں سے بھر جاتی تھی۔ دل خدمتِ اسلام کے لئے نئی امنگوں اور نئے ولولوں سے معمور ہو کر مچلنے لگتے اور بے اختیار تمام حاضرین کبھی زبان حال اور کبھی زبان قال سے پکار اٹھتے ہیں کہ ہاں! ہمارے آقا! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، ہماری نسلیں حاضر ہیں، ہماری جانیں، ہمارے اموال، ہماری عزتیں سب کچھ جو ہم رکھتے ہیں ہمارا نہیں آپ کا ہے۔ جس طرح آپ چاہیں دین اسلام کی قربان گاہوں کی نذر کردیں۔" (سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

"حاضرین کو اظہار رائے کی آزادی کے علاوہ خلیفۃ المسیح خاموش طبع جھجکنے والے صائب الرائے دوستوں کو خود بلا کر اس طرح مختلف فنون کے ماہرین کو طلب کر کے رائے دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے عہد خلافت کی پہلی مشاورت کے موقع پر افتتاحی خطاب میں فرمایا:

"آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں کہ خلیفہ وقت جن اہم معاملات کے متعلق اپنے دوستوں سے مشورہ کرنا چاہتا ہے ان کے متعلق آپ اپنا مشورہ دیں۔ چونکہ ہمارا یہ اجتماع محض رضائے الٰہی کی خاطر ہے۔ اس لئے آؤ ہم پہلے اس کے حضور جھکیں اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا کریں کہ وہ ہمارا پیارا ربّ اور پیار کرنے والا ربّ ہماری فکر و تدبّر اور ہماری اظہار رائے کو ہر قسم کے غصہ، حسد، کینہ، انانیت، خود نمائی اور خود درائی سے محفوظ رکھے اور ہمیں ایسے نتائج تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے جن سے اسلام کی مضبوطی اور استحکام ہو اور وہ دن جلد تر آجائے جس کے لئے صدیاں انتظار کرتی رہی ہیں اور اسلام پھر تمام اقوام عالم پر غالب آجائے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۹۰ء غیر مطبوعہ صفحہ ۷، ۸)

۱۹۷۳ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا:

"ہمارا یہ ماحول قرآن کریم کے ان الفاظ کی رُو سے کہ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ بڑا بے تکلف ہوتا ہے اور دیانت دارانہ ہوتا ہے۔ جو شخص دیانتداری سے کسی بات کو صحیح سمجھتا ہے وہ اسے بیان کرتا ہے اور اسے بیان کرنا چاہیئے۔ اس پر اسے خاموش نہیں رہنا چاہیئے۔ بعض طبائع بحث پسند اور بعض جھگڑالو ہوتی ہیں۔ ان کو ہم ضرورت کے وقت سنبھال لیتے ہیں۔۔۔ یہاں بولنے میں جھجک اور حجاب نہیں ہونا چاہیئے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۱)

۱۹۷۳ء کی غیر معمولی شوریٰ منعقدہ ماہ مئی میں فرمایا:

"مجلس کا ماحول یک رنگی اور یک جہتی کی علامت ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے ایک خاندان بیٹھا ہوا ہے اور آپس میں باتیں کرکے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۹)

"مجلس مشاورت کا بھی ایک خاص ماحول ہے جس میں سنجیدگی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۴۶۹)

۱۹۸۳ء کی مجلس مشاورت میں ایک صاحب کیمرہ سے تصویر لے رہے تھے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"میں نے تو کسی کو اجازت نہیں دی۔ میری طرف سے تو صرف زائر کے طور پر شامل ہونے کی اجازت تھی۔ تصویریں کھینچنے کے لئے تو میں نے آپ کو اجازت نہیں دی تھی۔ میرے علم میں تو نہیں کہ کبھی شوریٰ میں تصاویر لی گئی ہوں۔ ویسے بھی ڈسٹربنس ہوتی ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۸۳)

مجلس شوریٰ سے استفادہ کے لئے زائرین کے لئے الگ حلقہ بنا کر ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں مگر یہ لازمی نہیں ہے۔ چنانچہ:

(الف): ۲۷ر مئی ۱۹۷۳ء کی شوریٰ کے لئے "زائرین و زائرات کا ٹکٹ جاری نہیں کیا گیا۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۴)

(ب) ۱۹۸۴ء کی شوریٰ کے آخری دن صبح کے وقت زائرین کو روک دیا گیا۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۶۷ء کی مجلس مشاورت کے افتتاحی خطاب کے دوران فرمایا:

"آپ یہاں کسی ذاتی غرض کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ آپ اپنی نفسانی خواہشات کو بھلا کر اور طبیعت کے میلان اور رجحان کو پیچھے چھوڑ کر دیانتداری کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد جذب کرتے ہوئے ان معاملات کے متعلق خلیفۂ وقت کو مشورہ دیں جو اس وقت آپ کے سامنے ایجنڈا کے طور پر رکھے جائیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ کے رہبر ہوں وہ صحیح راہوں کی آپ کو نشاندہی کریں اور ان پر چلنے کی آپ کو توفیق عطا کریں۔ اور پھر آپ یہاں صحیح مشورہ دینے کی توفیق پائیں۔ مشورہ صحیح وہی نہیں ہوا کرتا ہے جو آخر میں منظور ہو جائے بلکہ ہر وہ مشورہ (خواہ وہ مانا جائے یا نہ مانا جائے) جو دیانتداری کے ساتھ، خلوص نیت کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ آپ پیش کرتے ہیں وہ صحیح مشورہ ہے۔ اور میں یہاں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میں آپ کے مشوروں کو سننے کے بعد جب میں کسی نتیجے پر پہنچوں اور کسی کام کے کرنے کا ارادہ اور عزم کرلوں تو محض اپنے ربّ پر توکل رکھتے ہوئے اور اسی کی زندہ طاقتوں اور زندہ قوتوں پر یہ امید رکھتے ہوئے کہ میری کوشش میں، جو میں کروں یا کراؤں، برکت ڈالے۔ میں وہ عزم کروں اور دل میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ ان نیک کاموں میں ہماری راہبری بھی کرے کیونکہ مشوروں میں جہاں اس کی ہدایت کی ضرورت ہے اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ان کے ایسے شاندار نتائج نکالے جو اس کی نگاہ میں شاندار ہوں نہ دنیا کی ہمیں پرواہ ہے نہ دنیا کی طرف ہم دیکھتے ہیں۔ ہماری نظریں اپنے ربّ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ہمارے سر اس کے آستانے پر جھکے ہوئے ہیں۔ ہم اس کی مدد اور نصرت کے طالب ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جب واقعہ میں ہم اس کی نظر میں فنا کا مقام حاصل کرلیں گے تو وہ اپنے فضل سے ہم میں ایک نئی زندگی اور ایک نئی روح ڈالے گا اور فرشتوں کی افواج کو آسمان سے ہماری مدد کے لئے نازل کرے گا اور ہم سے وہ کام کروائے گا جس کام کیلئے اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور اسلام پھر تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے گا۔ اور شیطان کو آخر شکست نصیب ہوگی اور صداقت کو آخری فتح ملے گی۔ پس آؤ ہم دعاؤں کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کے کام کو شروع کریں کہ جو چیز ہمارے ذہن میں نہیں آئی اور جو بات ہماری زبان میں نہیں آئی اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے فضل سے قبول کرے کہ وہ علام الغیوب ہے اور ہمارے علم بھی ناقص ہیں اور عمل بھی ناقص ہیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء غیر مطبوعہ صفحہ ۵،۶ افتتاحی خطاب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ کے ذریعے جو مشورہ لیا جاتا ہے اس میں خلیفۂ وقت اور مشورہ دینے والے کے درمیان مجلس شوریٰ آجاتی ہے لیکن جو شخص براہِ راست مشورہ دیتا ہے اس کے درمیان اور خلیفۂ وقت کے درمیان کوئی روک نہیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء غیر مطبوعہ صفحہ ۶۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹۷۰ء کی مجلس شوریٰ میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذہانت اور فراست اور اپنے اخلاص کا نچوڑ اور مجھے بھی میری اپنی ذہانت اور فراست اور عزم وہمت کا نچوڑ اپنے ربّ کریم کے حضور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء غیر مطبوعہ صفحہ ۴)

شوریٰ کی روایات

۱۹۷۹ء کی مجلس مشاورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

''بعض چھوٹی چھوٹی باتیں اس وقت میں اپنی اس مجلس کی روایات کے متعلق بھی بتانا چاہتا ہوں۔''

(۱) ہماری شوریٰ کی یہ روایت ہے کہ ہم یہاں ننگے سر نہیں بیٹھتے۔

(۲) ہم آپس میں باتیں نہیں شروع کر دیتے۔

(۳) جو بھی اچھا خیال کسی کے ذہن میں آئے کسی موضوع پر جو زیر بحث ہو وہ آرام کے ساتھ اور پیار کے ساتھ اور عقل کے ساتھ اس کا اظہار کرتا ہے۔۔۔ شرما کے خاموش رہنے کی ضرورت نہیں اور بلاوجہ بولنے کی بھی ضرورت نہیں۔

(۴) ہم تعمیری سوچ رکھتے ہیں۔ یعنی ہر بات جو ہے ہماری، ہر فعل کی طرح فائدہ مند ہے اپنے لئے، اپنوں کے لئے، انسانیت کے لئے، ساری دنیا کے لئے، آنے والی نسلوں کے لئے۔

(۵) ہمیں یہ احساس ہے اور یہ احساس ہمیشہ زندہ رہتا ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی بھلائی اور خیر خواہی کی ذمہ داری ڈالی ہے۔''

(۶) ''ہمیں بڑی کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں ہمیشہ خصوصاً ان ایام میں''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء غیر مطبوعہ صفحہ ۴ تا ۷)

''وہ پہلی تاریخی عورت جس نے اس مجلس شوریٰ میں حصہ لیا وہ استانی میمونہ تھیں جو لجنہ اماء اللہ کی بڑی ہی سرگرم کارکن تھیں۔ اور ہمارے ایک واقف زندگی وکیل چوہدری غلام احمد صاحب عطا مرحوم کی والدہ تھیں۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۴۳)

امتہ الباری ناصر

کہیں رائج نہیں وہ لفظ دنیا کی زبانوں میں
سلام اس فارسی الاصل ہندی شاہزادے پر
سلام اس ساقیٔ کوثر کے روحانی تسلسل پر
سلام ان عجز کی راہوں پہ تقویٰ کے مراحل پر
سلام ان نیم وا آنکھوں پہ رحمت بار نظروں پہ
سلام ہشیار پور کے چلہ کش بیدار عابد پر
سلام ان پر جنہیں ملتے تھے دسترخوان کے ٹکڑے
وہ سلطان القلم معجز بیاں انفاس قدوسی
وہ، برکت جن کے کپڑوں سے ملے شاہان عالم کو
ہوا ہے منعکس نور محمد جن کے پیکر میں
نہایت عزم سے دل پر سہا ہر وار دشمن کا
کرے دشمن ارادہ بھی اگر ان کی اہانت کا
وہ جس دل میں بھی دیکھیں پیار سے سب خار غم چن لیں
دعا ہے تخم ریزی کرنے والے باغ کے مالی
یہی رستہ ہے جو بندے کو خالق سے ملاتا ہے
ہدایت دی ہمیں کہ گالیاں سن کر دعائیں دیں

جو مدحت مہدیٔ دوراں کی خوبی سے بیاں کردیں
عیاں جس کی صداقت یہ زمین و آسماں کردیں
ثریا سے جو ایماں لا کے تزئین جہاں کردیں
جو اک خلوت نشیں کو مہدیٔ آخر زماں کردیں
کبھی تحلیل دل کردیں کبھی تحویل جاں کردیں
یہی دل کی تمنا ہے کہ صدقے اس پہ جاں کردیں
وہ وسعت دے کے لنگر کو برائے کل جہاں کردیں
مسیحائی سے جو مردوں کو زندہ جاوداں کردیں
وہ جس بستی میں رہتے ہوں اسے دارالاماں کردیں
زمیں کو برکتیں دیں اس قدر جنت نشاں کردیں
یہی دھن تھی نمایاں دینِ حق کی عز و شاں کردیں
جو دل کا بوجھ بڑھ جائے خدا کو درمیاں کردیں
قضا و قدر مل کر اس کو رسوائے جہاں کردیں
جو گل ہوں اپنے دامن میں وہ نذر دوستاں کردیں
ہم اس دنیا کے ہر ذرے کو رشک گلستاں کردیں
اسی خواہش سے سر کو وقف سنگ آستاں کردیں

ہیومینیٹی فرسٹ امریکہ کی طرف سے مملکتِ مالی میں خدمت انسانیت

رپورٹ از محمود ناصر ثاقب امیر جماعت احمدیہ مالی

اس وقت دنیا میں غربت و افلاس، کے مختلف تجزیے پیش کئے جا رہے ہیں اور ان کے حل کے لئے بلند و بانگ دعوے کئے جا رہے ہیں لیکن عملاً بہت سارا کام رپورٹوں اور تجزیوں تک ہی محدود ہے۔ غربت و افلاس اپنے پھن پھیلائے بڑھتی ہی جا رہی ہے، بھوک اور بیماریاں غریبوں کو نگل رہی ہیں۔ انسانیت بلک رہی ہے ہزاروں لوگ بھوک اور بیماریوں اور بنیادی ضروریات از قسم صاف پانی کی عدم فراہمی کی وجہ سے مر رہے ہیں اور صاحب ثروت ڈھول پیٹ رہے ہیں کہ ہم مسیحا ہیں۔ خصوصاً افریقہ کے غریب ملکوں میں بڑی طاقتیں اپنے اپنے مقاصد کے لئے مدد کے نام پر تماشے کر رہی ہیں اور کروڑوں کے بجٹ محض نمود و نمائش اور اپنی پبلسٹی پر لگا کر فنڈ ریزنگ (fund raising) کر رہی ہیں۔ اس اندھیرے دور میں غلام مسیح الزمان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انسانیت کی بے لوث خدمت کے لئے اپنے دست مبارک سے ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کا ادارہ قائم فرمایا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلی خواہش کو پورا کر سکیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

بدیں شادم کہ غم از بہر مخلوق خدا دارم
ازیں در لذتم کز درد مے خیز و ز دل راہم

میں تو اس پر خوش ہوں کہ مخلوق خدا کا غم رکھتا ہوں اور اس کے باعث میرے دل سے جو آہ نکلتی ہے اس میں مگن ہوں۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنّا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

میرا مقصود اور میری خواہش خدمت خلق ہے یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے یہی میرا فریضہ ہے۔

غم خلق خدا صرف از زبان خوردن چہ کار است
ایں گرش صد جان بپاریزم ہنوزش عذر می خواہم

صرف زبان سے خلق خدا کے غم کھانے کا کیا فائدہ اگر اس کے لئے سو جانیں بھی فدا کروں تب بھی معذرت کرتا ہوں۔

آج اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر راہنمائی یہ ادارہ خدمت خلق کی نئی مثالیں قائم کر رہا ہے اور دنیا کے تمام براعظموں میں بلا تفریق مذہب و ملت، رنگ و نسل شب و روز خدمت انسانیت میں مصروف ہے۔

مالی جو دنیا کے غریب ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے، مغربی افریقہ کا صحرائی ملک ہے جس کا آٹھ لاکھ مربع کلو میٹر سے زائد علاقہ صحرائے اعظم کا حصہ ہے جس میں ٹمبکٹو وغیرہ معروف شہر ہیں، بارشیں بہت کم ہونے کی وجہ سے ہر چند سالوں کے بعد قحط سالی ہوتی ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے 2005 میں یہاں خدمت انسانیت کے کاموں کا آغاز کیا اور بہت محدود وسائل کے ساتھ کام ہو رہا تھا کہ 2012 میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مالی میں 5 سکولوں کا ایک بڑا منصوبہ ہیومینیٹی فرسٹ کے سپرد ہوا اور ساتھ ہی ہیومینیٹی فرسٹ مالی کو انتظامی لحاظ سے ہیومینیٹی فرسٹ USA کے سپرد کر دیا گیا جس پر ہیومینیٹی فرسٹ USA نے تمام منصوبوں کا از سر نو اسی عرصہ میں مالی کے نارتھ میں ہونے والی جنگ کے متاثرین کی خوراک سے، میڈیکل کیمپس کے انعقاد اور دیگر طریق سے مدد کی گئی، نیز سیلاب سے متاثرین کی کپڑوں اور خوراک وغیرہ سے مدد کی گئی، سلائی سنٹر کا جدید طرز پر سیٹ اپ کیا گیا (اس وقت اس سنٹر میں دو سو طالبات ہیں) کمپیوٹر سنٹر کے لئے سامان مہیا کیا گیا۔ مالی کے غریب عوام کا سب سے بڑا مسئلہ صاف پانی ہے جس کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ USA نے نلکوں کی مرمت کے لئے فنڈز مہیا کئے اور ایک بڑا ٹرک اور آلات خریدے تا ہماری ٹیمیں خراب نلکوں کی مرمت کریں۔ 2012 سے اب تک 321 گاؤں میں 373 نلکوں کی مرمت کا ہیومینیٹی فرسٹ اور IAAAE نے مل کر کام کیا جس سے چھ لاکھ سے زائد لوگوں کو صاف پانی کی سہولت میسر آئی۔ 2013 میں ہیلتھ کیئر کے تحت باماکو میں کلینک بنایا جس میں اب تک بیس ہزار سے زائد مریض علاج کروا چکے ہیں۔ اس کلینک میں بہترین لیبارٹری، میٹرنٹی، الٹرا ساؤنڈ وغیرہ کی سہولتیں ہیں، اب اس میں آئی کلینک اور ڈینٹل

کلینک کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے مطابق دو سکول تعمیر ہو کر تعلیمی کلاسوں کا آغاز کر چکے ہیں جبکہ دو انشاء اللہ 2015 میں مکمل ہو جائیں گے، اس کے علاوہ غریب بچوں کی مفت تعلیم کے ساتھ دیگر سکولوں میں تعلیمی وظائف بھی دے رہے ہیں۔

مالی میں موتیا کی بیماری بہت عام ہے۔ علاوہ دیگر وجوہات کے مالی ایک صحرائی ملک ہے جہاں ریت کے جھکڑ چلتے ہیں پانی کی کمی ہے جس کی وجہ سے آنکھوں کے انفکشن کی بیماری بہت عام ہے۔ لوگوں کے پاس معاشی وسائل کی کمی ہے نیز عدم علم اور توجہ کی وجہ سے بہت سے لوگ بینائی کھو بیٹھتے ہیں، اس لئے ہماری درخواست پر جب یہ اجازت ملی تو ہم نے ''ہیومینیٹی فرسٹ میڈیکل سنٹر بما کو'' میں اس کا اہتمام کیا۔ اس کے لئے ہم نے ہسپتال کے ایک حصہ کو آئی بلاک بنایا، چونکہ سرجری کے لئے اپنا سامان نہیں تھا اس لئے ایک ڈاکٹر مکرم جیالو عمر صاحب کے ساتھ ایک معاہدہ کیا اور اپنا سارا سرجری کا سامان ہمارے کلینک میں لے آئے اور 21 دسمبر کو تقریب کا اہتمام کیا جس میں وزیر اعظم کی خصوصی نمائندہ، وزارت بہبودی کے نمائندہ مئیر، مالی کی ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری اور متعدد سیاسی و سماجی شخصیات شامل ہوئیں۔ اسی طرح نیشنل ٹی وی، اخبارات اور ریڈیوز کے نمائندگان بھی شامل ہوئے اس تقریب میں پانچ سو سے زائد احباب نے شرکت کی جس میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف اور مقاصد بتائے گئے۔

دعا کے ساتھ کیمپ کا آغاز کیا جس کے پہلے مرحلے میں مریضوں کا تفصیلی معائنہ تھا جس میں موتیا کے قابلِ آپریشن مریضوں کی لسٹ اور آنکھوں کی دوسری بیماریوں میں مبتلا مریضوں کی تشخیص اور دوائی دینے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پہلے فیز میں 547 مریضوں کا چیک اپ ہوا جن میں ایک سو قابلِ آپریشن مریضوں کی لسٹ تیار کی گئی اور باقیوں کو ان کے حسب حال دوائی دی گئی۔ دوسرے فیز میں 496 مریضوں کا چیک اپ کیا گیا اور ایک سو پانچ قابلِ آپریشن مریضوں کی لسٹ بنائی گئی اور باقیوں کو دوا دی گئی۔ اس طرح کل 1043 کا معائینہ اور ادویات دی گئیں اور 205 مریضوں کے فری آپریشن کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بہت ہی کامیاب ہوئے۔ اس نیک کام سے جہاں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف ہوا وہاں غریب مریضوں کی طرف سے بے شمار دعائیں ملیں۔

کچھ روز پہلے خاکسار ہیومینیٹی فرسٹ میڈیکل سنٹر گیا تو ہمارے انچارج ڈاکٹر شیخ حما اللہ کائیتاص والا سوٹ دکھایا اور بتایا کہ کل صبح جب وہ کلینک آئے تو ایک آدمی انتظار کر رہا تھا۔ اس نے مجھے یہ سوٹ دیا اور بتایا کہ میں ایک درزی تھا پانچ سال پہلے میری بینائی کم ہونا شروع ہوئی۔ بہت علاج کروایا لیکن آخر کار نظر بند ہو گئی میرا کام بند ہو گیا اور بہت ہی برے دن آئے لیکن کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ جب میں نے ''ربوہ ایف۔ایم'' پر اعلان سنا تو میں بھی آگیا، غریب آدمی تھا اس لئے کوئی امید تو نہیں تھی کہ مجھے کوئی چیک کرے گا۔ لیکن حیرت ہوئی میرا چیک اپ ہوا اور ڈاکٹر نے میرا آپریشن کیا جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری نظر بحال ہو گئی ہے اور میں نے دوبارہ درزی کا کام شروع کر دیا ہے اور اپنی خوشی سے سب سے پہلا سوٹ آپ کے لئے بطور تحفہ سلائی کیا جو لے کر آیا ہوں تا آپ کا شکریہ ادا کر سکوں۔ اسی طرح ایک عمر رسیدہ موسیٰ کانتے نے بتایا کہ وہ تاجر تھا نظر بند ہونے سے کام ٹھپ ہو گیا وہ چلنے پھرنے سے بھی قاصر تھا میرا پوتا انگلی پکڑ کر مسجد لیکر جاتا تھا زندگی اندھیروں میں تھی جب اعلان سنا تو میں بھی آگیا آپریشن کے بعد مجھے سب صاف دکھائی دیتا ہے اور اب میں سب کام خود کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب مریضوں کی آپریشن کے بعد پٹی کھولی جاتی ہے تو ان کی کیفیت دیکھنے والی ہوتی ہے، خاکسار نے کئی مریضوں کو دیکھا کہ جب پٹی کھولی تو حیران ہو کر کہنے لگے اچھا یہ نیلا رنگ ہے، یہ پیلا رنگ ہے۔ برکینا فاسو میں ایک بوڑھے مریض نے آپریشن کے بعد اپنے پوتے کو جس کی عمر نو دس سال تھی جو اس کو پکڑ کر آگے پیچھے لے کر جاتا تھا اس کو کہا آج زندگی میں پہلی دفعہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم اتنے خوبصورت ہو۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے ہونے والے فری آپریشنز کی اس طرح کی لاتعداد کہانیاں ہیں جو ہمیں اپنے رب کی شکر گزار بناتی ہیں کہ ہیومینیٹی فرسٹ کی کوششوں سے اندھوں کو بینائی نصیب ہو رہی ہے، بھوکوں کو خوراک، غریب دیہاتیوں کو صاف پانی، مریضوں کو علاج، ان پڑھوں کو سکول، غیر ہنر مندوں کو ہنر مل رہا ہے جس کی وجہ سے مالی کے غریب عوام شکر گزار اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو اجرِ عظیم عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت عطاء فرمائے اور بہت بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

بشکریہ ہیومینیٹی فرسٹ